بسم اللہ الرحمن الرحیم



ادارہ القادسیہ برائے نشر واشاعت

پیش کرتا ہے

عدن کے سعودی نائب قونصلر

عبد اللہ محمد خلیفہ الخالدی کی دوسری اپیل

کا اردو ترجمہ

ریلیز کردہ: الملاحم فاؤنڈیشن برائے میڈیا پروڈکشن

شعبان 1433 ھ – 07 / 2012 ء

بسم الله الرحمن الرحيم

میں عبد اللہ محمد خلیفہ الخالدی، صوبہ عدن کا نائب جنرل قونصلر ہوں۔

میں خادم حرمین شریفین شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز، وزیر خارجہ امیر سعود الفیصل اور محمد بن نائف سے اپیل کرتا ہوں۔ میں ان سے یہ اپیل شعبان کے مہینے میں کر رہا ہوں، جس کے بعد ہم رمضان میں داخل ہونے والے ہیں، اور پھر ان شاء اللہ عید بھی اللہ کی مشیت سے قریب ہے۔

میں ان سے اپیل کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں: آپ لوگوں نے تنظیم کا جیلوں سے خواتین کو رہا کرنے والا مطالبہ ماننے سے کیوں انکار کر دیا ہے؟

میرا مستقبل ان خواتین کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ آپ ان عورتوں کو رہا کر دیں: مجھے یہاں سے رہا کر دیا جائے گا۔

مجھے میرے انجام کے لیے مت چھوڑو۔ میں ایک بار پھر دہراتے ہوئے کہتا ہوں: مجھے میرے انجام کے لیے مت چھوڑو۔ میرا انجام اس وقت تک نامعلوم ہیں جب تک جیلوں میں خواتین قید ہیں۔

ان عورتوں کو چھوڑ دو، اس سے اگلے دن یہ لوگ مجھے رہا کر دیں گے۔

میں اللہ تعالی سے امیدوار ہوں کہ ان خواتین کو رہا کر دیا جائے تاکہ مجھے رہائی مل سکے۔

میں سعودی عوام سے بھی اپیل کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت مجھے بھلا دے یا مجھ سے دستبردار ہو جائے؛ میں سعودیہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک، اس کے جنوب سے شمال تک، اس کے مشرق سے مغرب تک سعودی عوام اور اہل نجد سے اپیل کرتا ہوں، وہ اہل نجد جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان میں خیر و برکت ہے، میں بنی خالد قبائل سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹے کو نہ بھلانا اور اس سے دستبردار مت ہونا۔

سعودی عوام! یہ مت کہنا کہ تنظیم نے جو مطالبات کیے ہیں، وہ بہت مشکل ہیں۔ ہرگز نہیں! یہ مطالبات بہت آسان ہیں۔ اللہ تعالی کے ہاں بھی یہ بہت آسان ہیں۔

عدن کے سعودی نائب قونصلر عبد اللہ محمد خلیفہ الخالدی کی دوسری اپیل

میں آپ کو ایک واقعہ کی یاد دلاتا ہوں جو کچھ عرصہ پہلے ہمارے سعودیہ ہی میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ قطیف کی لڑکی والا معاملہ، جس کے بارے میں آپ سب جانتے ہیں، وہ بھی جو پڑھنا جانتے ہیں اور وہ بھی جو ان پڑھ ہیں۔ اس واقعے کو تمام ذرائع ابلاغ نے ذکر کیا۔ فورمز اور انٹرنیٹ پر بھی مشہور ہوا۔

عوامیہ کی رہنے والی ایک شیعی لڑکی کو (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی) کمیٹی کے ذریعے سے زناکاری کے معاملے میں ملوث پاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ اس لڑکی کا کیس شرعی عدالت میں پیش کیا گیا، جس نے اس لڑکی کو ایک سال قید اور سو کوڑوں کی سزا سنائی۔ یہ شرعی فیصلہ تھا اور شریعت کی مقرر کردہ سزا تھی۔

اس پر میڈیا نے شور مچانا شروع کر دیا اور شیعہ فورمز نے اس معاملے پر بات چیت کر کے اسے اچھالنا شروع کر دیا۔ شہریوں میں سے کسی کو یہ توقع نہیں تھی کہ اس لڑکی کو معاف کر دیا جائے گا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہمیں پرنٹ میڈیا میں یہ خبر پڑھنے کو ملی کہ اس لڑکی کو (سعودی) شاہ کی مداخلت کے بعد معاف کر دیا گیا ہے۔ کیا اس لڑکی کو صرف اس لیے معاف کیا گیا کہ وہ شیعہ تھی؟

یہ قید عورتیں تو رہائی کی زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ اہل سنت والجماعت میں سے ہیں۔ ان عورتوں کا گناہ صرف اتنا ہے کہ ان کا شوہر یا کوئی بھائی تنظیم القاعدہ میں ہے۔ میں پوری کی پوری سعودی عوام، ان کے چھوٹے سے لیکر ان کے بڑے تک، سب سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ سب سوشل اور سماجی ویب سائٹوں پر میڈیا مہم چلاتے ہوئے حکومت سے اہل سنت والجماعت کی قید خواتین کی رہائی کا مطالبہ کریں گے۔

میں اللہ تعالی سے امید کرتا ہوں کہ یہ عورتیں اپنے اہلخانہ میں رمضان گزاریں اور وہ ان کے ساتھ اللہ کی مشیت سے ہنسی خوشی عید کریں۔ اپنے گھر والوں میں، اپنے شوہروں کے بیچ، اپنے بچوں کے بیچ، اپنے بھائیوں اور خاندان والوں کے بیچ عید کریں۔

میں اللہ تعالی سے سب کے لیے توفیق طلب کرتا ہوں۔ مجھے بھول نہ جانا۔

میں ایک بار پھر یاد دلاتا ہوں: مجھے مت بھولنا۔

میرا مستقبل ان عورتوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ان عورتوں کو جیلوں سے چھوڑ دیا جائے، مجھے یہاں سے رہا کر دیا جائے گا۔ اللہ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔